رجسٹرڈ نمبر ایل ۹۶۶

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا — جو ہوگا ایکدن محبوب میرا
کروں گا دور اُس مُنہ سے اندھیرا — دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی — فسبحان الذی اخزی الاعادی

پہلا ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان دار الامان سے شائع ہوتا ہے

بدر

رسالہ خلافت تابعہ سلسلہ عالیہ احمدیہ

جلد ۳ | یوم پنجشنبہ مورخہ ۱۱ اپریل سنہ ۱۹۱۶ء | نمبر ۱۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

خلیفۃ المسیح ثانی حضرت فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔

۷۔ اپریل کو حضور بوقت عصر مسجد مبارک میں تشریف لائے اور نماز عصر پڑھائی۔ اور پھر گھوڑے پر سوار ہو کر ہوا خوری کو باہر تشریف لے گئے۔ الحمد للہ ؛

دورہ ہندوستان حضرت امیر المومنین کے زیر فرمان مخدومی حافظ روشن علی صاحب اور مکرمی چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے دہلوی ظل الرحمن صاحب طالب علم جانب ہندوستان تبلیغ کے واسطے آج روانہ ہونگے۔ امرتسر ٹھہرتے ہوئے ۱۷ اپریل کو سہارنپور اور وہاں سے میرٹھ۔ کانپور۔ علیگڈھ بریلی۔ شاہجہانپور۔ بھوپال وغیرہ مقامات میں پہونچینگے احباب ان کی کامیابی اور بخیریت واپسی کی دعائیں کریں ؛

بادوباران اس ہفتہ عموماً ہر روز بارش یا ہوا کا اس قدر زور رہا کہ رات کو رعد کی کڑک اور بجلی کی چمک ہوا کی تیزی الحفیظ والامان کی صدائیں نکلواتی رہی۔ فصل کو سخت نقصان بارش سے ہو رہا ہے اللہ تعالےٰ اپنی مخلوق پر رحم کرے۔ آمین ؛

درخواست دعا اخویم منشی قادر بخش صاحب جو مخلص احمدی ہیں۔ اُن کا بڑا صاحبزادہ محمد ابراہیم کئی سال سے بعارضہ مرگی مبتلا ہے منشی صاحب موصوف نے صدہا روپیہ علاج پر صرف کیا۔ لیکن تاحال صورت صحت نظر نہیں آئی۔ احباب خدا کے لئے عزیز مذکور کی صحت کامل کی لئے دل سے دعائیں کریں۔ اور اجر عظیم پائیں ؛

تبلیغ رسالت یعنی مجموعہ اشتہارات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام جلد اول کی صرف نو کاپیاں طبع ہونی باقی ہیں جو طرت سر چھپنے کے واسطے بھیجی ہوئی ہیں۔ باقی تمام چھپ کر تیار ہیں۔ دوسری جلد بھی چھپ رہی ہے۔ جلد اول انشاء اللہ اس ماہ میں ہی شائع ہو جائیگی۔ خریدار اپنی درخواستیں بہت جلد دفتر فاروق میں بھیجدیں۔ اس گوہر نایاب کا ہدیہ صرف ایکروپیہ علاوہ محصول ڈاک ہے ؛

ڈاکخانہ قادیان میں اندھیر

(نمبر ۳)

قابل توجہ افسران ڈاک

قبل ازیں دو نمبروں میں ہم یہ لکھ چکے ہیں کہ ڈاکخانہ کا تعلق پبلک سے ہوتا ہے۔ اور اس محکمہ سے اگر پبلک کو تکلیف پہونچے۔ تو اس کا انسداد اور رفع کرنا حکام کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذمہ نہایت ضروری ہے۔ اور وہ ضرور توجہ کر کے رفع کر دیتے ہیں۔ لیکن اسی صحیح امر کے خلاف ڈاکخانہ قادیان کے عملہ اور سب پوسٹماسٹر قادیان کا یہ خیال ہے۔ کہ عملہ ڈاک خانہ پبلک پر حاکم ہے۔ اور پبلک اسکی محکوم اور ملازمان ڈاک کو پبلک کے جذبات اور تکالیف کی کچھ پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ اور جسطرح چاہیں۔ ان سے برتاؤ کریں۔ پبلک کا کوئی حق نہیں کہ ڈاکخانہ والوں کے سامنے چوں تک کرے۔ اس غلط خیال نے بابو نبی بخش اور اسکے ماتحت عملہ ڈاکخانہ قادیان کو اس طریق پر قائم کر دیا کہ وہ پہلے دن سے ہی احمدیہ پبلک کے ساتھ (جس کا سب سے زیادہ تعلق ڈاک خانہ سے ہے) ایسا طرز عمل جس سے یہ جماعت ان کی زیر قلم رہ کر اپنے حقوق وغیرہ کو چھوڑ دے۔ اور اس طرح مرعوب کر لینے اور ہر بات میں دبا لینے سے احمدیہ جماعت پر ان کا سکہ جم جائے اور آپ کو تاہ اندیش ناعاقبت بین شیروں میں یہ کہنے کے حقدار ہو جائیں کہ دیکھو ہم نے کس طرح احمدیہ پبلک قادیان کو سیدھا کیا کہ اب ایک ادنے چپڑاسی بھی ان کا ڈاک خانہ آنے سے جھجکتا ہے۔ چہ جائے کہ کوئی معزز احمدی ڈاک خانہ کی طرف قدم رکھے۔ آپ نے اپنا طرز عمل احمدیہ پبلک سے پہلے اس طرح شروع کیا کہ اول ان کو تحریری طور پر دبانے لگے۔ پھر زبانی ڈانٹ ڈپٹ دکھانے اور نہایت بے خلقی اور درشت روئی سے پیش آنے لگے۔ چنانچہ آپ نے ۲۷ جنوری ۱۹۱۸ء کو مینجر صاحب اخبار الفضل کے نام مندرجہ ذیل تحریر بھیجی۔ اور ابتدائی چھیڑ کی بنیاد ڈالی۔ آپ مینجر الفضل کو لکھتے ہیں:۔

"مینجر صاحب الفضل قادیان

پرچہ الفضل بجائے ہفتہ کے تمام اتوار کو ایک بجے ڈالا گیا۔ آپ نے جان بوجھ کر رخصت کے دن تکلیف دی۔ چٹھی ہذا کی نقل بخدمت سپرنٹنڈنٹ صاحب بہادر ڈاکخانجات"

جوش غضب میں آکر آپ چٹھی کے مضمون کو صحیح بھی نہ لکھ سکے۔ اور نامکمل آخری فقرہ لکھکر قلبی احساس کا ثبوت دیا۔ حالانکہ مینجر صاحب الفضل نے جان بوجھ کر الفضل کو بجائے ہفتہ کے اتوار کو نہیں بھیجا تھا۔ نہ ایک بجے بھیجا تھا۔ بلکہ بارہ بجے ڈاک خانہ میں پہونچ سکتا تھا۔ کیونکہ اتوار کو ڈاک خانہ ۱۲ بجے سے پیشتر ہی کھولکر آپ ڈاک کو روانہ کرنے لگتے ہیں۔ کوئی اخبار والا یہ نہیں چاہتا کہ اس کا اخبار تاریخ اشاعت کو نہ شایع ہو۔ کیونکہ تھیک وقت پر جو اخبار نہیں نکلتا۔ اسکی اشاعت دن بدن کم ہونے لگتی ہے۔ پھر بھلا جان بوجھ کر الفضل کو بجائے ہفتہ کے ایک دن بعد اتوار کو اہل ڈاک خانہ کی تکلیف دہی کے واسطے بھیجنا کیا معنی رکھتا تھا۔ کیا مینجر صاحب الفضل نے یہ کیا تھا کہ اخبار ہفتہ کو چھاپکر گھر رکھ چھوڑیں۔ اگرچہ تاریخ اشاعت گذر جائے مگر ڈاکخانہ والوں کو ایسٹ دار کے دن ضرور سخت تکلیف دیجائے۔ اور اتوار کو اخبار ڈاکخانہ میں بھیجا جائے۔ یہ ہرگز صحیح نہیں ہے۔ دراصل یہ بات تھی کہ مشین مین جس نے اخبار کو چھاپنا تھا۔ وہ اتفاقیہ طور پر ہفتہ کو بیمار ہو گیا۔ اس لئے اخبار ہفتہ کو نہ جا سکا۔ بمشکل رات کو چھپوا کر ایسٹ دار کو روانہ کر دیا اور ایک آدھ گھنٹہ اتوار کو ایک کلرک ڈاکخانہ کو تکلیف ہوئی۔ اور اخبار روانہ کر دیا۔ اور یہ تکلیف نہ عمداً دی گئی۔ اور نہ ایسی ناقابل برداشت تھی۔ جسکے لئے سب پوسٹماسٹر کو یہ لکھنے کی ضرورت پڑی کہ:۔

"آپ نے جان بوجھ کر تکلیف دی"

اور پھر طرفہ یہ ہے۔ کہ ایسٹ دار کو الفضل بارہ ۱۲ بجے ڈاکخانہ پہونچ گیا تھا۔ اور آپ نے مندرجہ بالا چٹھی مینجر الفضل کو لکھی۔ وہ بارہ بجے مینجر الفضل کے پاس پہونچ گئی۔ مگر آپ نے اس چٹھی میں جو بارہ بجے مکتوب الیہ کو مل گئی یہ لکھا کہ اخبار ایک بجے پہونچا ہو کیا یہ اس امر کا ثبوت نہیں کہ سب پوسٹماسٹر صاحب ہر طرح احمدیہ پبلک قادیان کو الزام دینے پر آمادہ رہتے ہیں۔ خواہ غلط اور جھوٹ ہی لکھنا پڑے۔ چنانچہ اس کا اعتراف بھی انہوں نے اپنی چٹھی ۱/۱۸ میں اسوقت کیا۔ جبکہ ان کو مینجر صاحب الفضل نے لکھا کہ اخبار اگر ایک بجے ڈاکخانہ پہونچا تھا تو اسکی شکایت ۲ بجے میرے پاس آپ نے کیونکر بھیجدی۔ کیا اخبار پہونچنے سے پہلے ہی شکایت لکھ بھیجی تھی کہ اخبار ایک بجے ڈالا گیا ہے۔

مینجر صاحب الفضل کے توجہ دلانے پر آپ ۱۹/۱ کی چٹھی میں لکھتے ہیں کہ:۔

"خیر یہ تو مانا کہ میں نے شاید وقت پرچہ لانے کا غلط لکھدیا ہو" تعجب ہے کہ آپ نے ۱۲ بجے پہنچے ہوئے پرچہ کی بابت یہ لکھدیا کہ ایک بجے پہونچا ہے۔ اور پھر اپنی غلطی کا جو سہواً نہ تھی بلکہ عمداً کی گئی تھی۔ اعتراف بھی کر لیا۔ ایسی حالتمیں مناسب تو یہ تھا کہ آپ مینجر الفضل سے معذرت کرتے۔ اور اسکے معقول عذر کو جو بوجہ مشین مین بیمار ہو جانے کے پرچہ ہفتہ کو نہ چھپ سکا۔ قابل پذیرائی قرار دیکر مجبوری پر محمول کرتے مگر آپ نے اسکے بالکل خلاف پہلے سے بھی زیادہ صریح جھوٹ اور غلط الزام تہذیب کو چھوڑ کر مینجر الفضل پر یہ لگایا کہ وہ شکایات کرنے کے عادی ہیں۔ جیسا کہ وہ اپنی اسی چٹھی مورخہ ۱/۱۸ میں لکھتے ہیں:۔

"آپکی شکایات کا رفع ہونا مشکل ہے۔ خواہ آدمی کتنا ہی آپ کو خوش کرنے کی کوشش کرے کیونکہ ایسی شکایات کے آپ عادی ہیں"

فقرہ زیر خط میں نہیں جانتا کہ سب پوسٹماسٹر قادیان نے اپنی کس حیثیت کو مدنظر رکھ کر ایک قومی اخبار کے معزز مینجر کو کچھ مار لالہ جو نہایت سخت الزام اور شرمناک بہتان ہے۔ لکھا ہی وہ ثبوت کرنے کی کوشش ہے۔ جس کا آپ اظہار کر رہے ہیں۔ سب پوسٹماسٹر کا ایک عامی آدمی کو ایسا کہنا بھی حق نہیں۔ چہ جائیکہ ایک معزز مینجر پریس و اخبار کو شکایت کرنے کا عادی قرار دیا جائے اس تحریر سے ہر شخص اندازہ کر سکتا ہے کہ بابو نبی بخش سب پوسٹماسٹر نے کس طرز سے بیباکانہ اپنے منصب جلیلہ و عہدہ کے خلاف قوم کے ایک معزز ہر شخص کی ہتک کی ہے۔ کیا حکام بالا اس طریق کو پسند کر سکتے ہیں کہ ملازمان ڈاک خانہ معزز طبقہ کے اصحاب کو ایسے الفاظ لکھکر جواب دیا کریں اور کیا اس سے احمدیہ پبلک اور ڈاک خانہ کے تعلقات میں بے لطفی اور کشمکش کے پیدا ہونے کا خیال نہیں ہے؟ ہے اور ضرور ہے۔ ایک ذی حیثیت کا شخص ہی گوارا نہیں کرتا کہ اسکو شکایت کرنے کا عادی کہا جائے۔ چہ جائیکہ کسی معزز شخص کو۔ اور پھر یہی نہیں کہ بابو نبی بخش صاحب اپنی قوت متخیلہ کو اسکے بعد ختم کر دیں۔ وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اخبار فاروق

قادیان - یوم پنجشنبہ - ۱۱ر اپریل ۱۹۱۸ء

جلسہ غوث گڈھ

۲۴ر مارچ ۱۹۱۸ء کو یہ خاکسار بحکم حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ قادیان سے روانہ ہو کر امرتسر پہونچا۔ اسٹیشن پر حضرت مولوی غلام رسول صاحب صوفی آف راجیکی ملے جو غوث گڈھ جانے کے لئے تیار تھے۔ کیونکہ حضرت امیر المؤمنین نے مخدومی حافظ روشن علی صاحب و مولوی صاحب موصوف کو بھی غوث گڈھ جانے کا حکم دیا تھا۔ حافظ صاحب ۲۳ر مارچ کو بتقریب جلسہ جالندھر تشریف لے گئے تھے۔ جہاں سے فارغ ہو کر وہ ۲۵ر مارچ کی شام کو غوث گڈھ پہونچے۔ اور صوفی صاحب امرتسر سے شامل ہو گئے۔ اور ۲۵ر مارچ کو ۳ بجے بعد دوپہر یہ خاکسار اور مولوی غلام رسول صاحب سلمہ غوث گڈھ پہونچ گئے۔ غوث گڈھ میں احمدیہ جلسہ کی ۲۵-۲۶ تاریخ مقرر تھی۔ غوث گڈھ پہونچتے ہی دیکھا۔ کہ گرد و نواح کے دیہات سے بکثرت لوگ جلسہ کی انتظار میں جمع ہوئے بیٹھے ہیں۔ حبی فی اللہ منشی عبداللہ صاحب سنوری گرداور غوث گڈھ نے جو بانی جلسہ تھے۔ فرمایا کہ لوگ صبح سے آئے ہوئے انتظار کر رہے ہیں۔ اگر تکلیف نہ ہو۔ تو کارروائی جلسہ شروع کر دی جائے۔ ان کے ارشاد کی تعمیل میں حضرت مولوی صاحب نے مجھے فرمایا کہ میں کچھ بیان کروں۔ گو ایک رات دن کے سفر سے تھکان ہو گئی تھی۔ اور کھنڈہ ریلوے اسٹیشن سے غوث گڈھ ۲۰ میل کے فاصلہ پر ٹمٹم اور بہلی کے راستہ پر واقع ہے۔ جس سے اور بھی کوفت ہوئی لیکن ضروری سمجھا گیا۔ کہ شائقین و منتظرین کی خاطر جو صبح سے بیچارے جمع تھے۔ جلسہ شروع کر دیا جائے۔ میں نے فوراً کھڑے ہو کر تقریر کرنی شروع کر دی۔ اور خدا کے فضل سے ڈھائی گھنٹہ متواتر میں نے بیان کیا۔ جس سے سامعین متاثر اور محظوظ ہوئے۔ فالحمد للہ۔ بعد ازاں نمازیں پڑھیں اور رات کو آرام کیا۔ شام کے بعد حضرت حافظ روشن علی صاحب بھی تشریف لے آئے۔

۲۶ر مارچ کا جلسہ

صبح کو دس بجے تک خلق در خلق لوگ ادھر اُدھر کے دیہات سے شمولیت جلسہ کے لئے آ گئے۔ اور احمدی احباب بھی گاٹھ گڈھ۔ نواں شہر۔ ماچھی واڑہ۔ چک لوہٹ کریام۔ راہوں وغیرہ مقامات سے تشریف لے آئے۔ ساڑھے دس بجے کے قریب مخدومی مولوی غلام رسول صاحب صوفی آف راجیکی کا اخلاق اور وفات مسیح پر بیان شروع ہوا۔ درمیان میں از خود رفتہ فرقہ وہابیاں کے چند غیر احمدی لوہار ماچھی واڑہ سے آئے ہوئے تھے۔ وہ بول پڑے کہ مرزا صاحب نے مولویوں کو سب و شتم کیا انکے اخلاق اچھے نہ تھے۔ ہمارے معزز واعظ جن کو رسول کی غلامی کا فخر حاصل ہے۔ کب گوارا کر سکتے تھے۔ کہ رسول علیہ السلام پر بداخلاقی کا اعتراض ایک نااہل کیطرف سے بے محل ہو۔ اور وہ سنکر خاموشی سے گذر جائیں۔ مولوی صاحب نے معترض کو نہایت پیار اور محبت اور اخلاص سے قرآن کریم اور حدیث رؤف الرحیم سے ایسے حوالجات پیش کئے جو ارباب ظواہر کی نظر میں بظاہر سب و شتم معلوم ہوتے ہوں۔ مگر در اصل اظہار واقعات صحیحہ اور اپنے موقعہ پر چسپاں تھے۔ جنکو سنکر بیچارے آہنگر کا ٹوٹا خون نہیں ندامت میں غرق چپ چاپ بیٹھے پیچ و تاب کھاتے رہے۔ بعد اختتام تقریر مولوی صاحب نے معترضین کو اعتراض کا موقعہ دیا۔ جسکو سنتے ہی آہنگران ماچھی واڑہ جو شیشے کی طرح بھرے بیٹھے تھے۔ کھڑے ہو گئے۔ اور لگے اہلحدیث اخبار کو جیبوں میں ٹٹولنے۔ آخر جیب سے اہلحدیث کا پرچہ مل گیا۔ اور آپنے ناموزون مہمل بے جوڑ خلاف آداب جلسہ اور لیکچرار کے لیکچر سے غیر متعلق اعتراضات شروع کر دیئے۔ اور مولوی صاحب سے روئے سخن پھیر کر حاضرین میں سے اپنے ساتھیوں کو مخاطب کرنا شروع کیا۔ ان کی یہ کارروائی نامناسب دیکھکر اس خاکسار نے کھڑے ہو کر ان سے عرض کیا کہ آپ حاضرین میں سے کسی کو مخاطب نہ کریں۔ اپنا روئے سخن مولوی صاحب کی طرف رکھیں۔ اور جو اعتراض مولوی صاحب کی تقریر کے متعلق ہوں۔ وہ کہ کے جواب لیں۔ غیر متعلق اعتراضات کا یہ موقعہ نہیں۔ کیونکہ اگر تمہارے سب اعتراضات مجھ فقیر پر وارد ہوں تو اصل ہم متوجہ ہوں تو اصل بے محل کی طرف کارروائی جلسہ اور باقی تمام لیکچر رک جائینگے۔ جو لیکچر آپ سنیں۔ ان پر جو چاہیں شکوک و شبہات پیش کر کے رفع کرائیں۔ پیشگوئیوں کے متعلق خاص ایک لیکچر ہو گا۔ جسکے بعد آپ پیشگوئیوں پر اعتراض کر سکتے ہیں۔ اور جواب دیا جائے گا۔ اسوقت کا لیکچر اخلاق اور وفات مسیح ناصری کے متعلق ہے۔ اسپر اگر آپکو کوئی شبہ ہو تو پیش کریں۔ میری اس جائز اور راجبی درخواست پر وہ اور بدحواس ہو کر اعلان کہنے لگے۔ کہ اچھا صاحب! ہم کو بولنے کی اجازت نہیں دیجاتی تو ہم جاتے ہیں۔ چلو بھائیو۔ سب اٹھ چلو۔ چونکہ غیر احمدی لوگ اس جلسہ میں بہت موجود تھے۔ اپنے پیشرو کی یہ صدائے بے ہنگام سنکر سب اٹھ کر چلدیئے۔ اور جلسہ میں چند احمدی اور غیر احمدی بیٹھے رہے۔ جس سے ہمارے محترم منشی عبداللہ صاحب گرداور کو بہت رنج ہوا۔ اسلئے کہ جن کو تبلیغ کرنے کے واسطے یہ جلسہ منعقد کیا تھا۔ ان کا کثیر حصہ تو چلا گیا۔ اب تبلیغ کس کو کریں مگر خدا کی شان دیکھئے۔ کہ آگے کیا ہوتا ہے۔ حسب مصرعہ مشہورہ

عجائبات قدرت

خدا شرمے برانگیزد کہ خیرما در و باشد

وہ سب کے سب جلسے اٹھکر باہر چلے گئے۔ مگر دشمنوں نے انکے گرد ایسا حصار کھینچدیا۔ کہ غوث گڈھ سے باہر نہ نکل سکیں۔ جلسہ سے دور جاکر باہمی مشورہ کرنے لگے کہ کیا کریں۔ اپنے اپنے جوش کا اظہار ہر شخص کرتا تھا۔ کوئی کہتا ؎

آؤ ہم تم مل کے آپ یورش کریں اس فوج پر
حزب شیطانی بھی کیا کم ہے برائے قدسیاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا ہوا گر ہے مثیل ابن مریم اوسطرف
ہم میں بھی آخر یہودیت کے ہیں صدہا نشاں
اب لوہاروں سے کوئی بات بن پڑتی نہیں
ڈھونڈ کر لاؤ کوئی ایسا پراگندہ دماں
جو مقابل میں گروہ احمدی کے ہو کھڑا
یاد ہوں جس کو زمانہ بھر کی سب عیاریاں
سیالکوٹی ہو وہ یا ہو کاذب امرتسری
جن کے ہے شاگرد بدگوئی میں شیطان زباں
جسقدر آئے انہیں اب کہو زور دکھلائیں
اور جس جس طور کی ہیں جانتے عیاریاں
کام لیں رب کے مقابل میں مسیح پاک کے
کیونکہ ہم ناری ہیں اور یہ سب ہیں تلے خاک کے

غرض اس قسم کی سرگوشیاں کرتے ان کا پیش
یہاں آکر ختم ہوا کہ احمدیوں سے مباحثہ کیا جائے اور
مولوی ثناء اللہ وغیرہ دشمنان مسیح موعود علیہ السلام کو
بلا کر دنگل ہو۔ اسپر سب غیر احمدیوں نے اتفاق کر کے
منشی عبداللہ صاحب سنوری سے کہا۔ جنھوں نے چند
احمدی احباب کو شرائط وغیرہ مباحثہ طے کرنے کے لئے
ان کے پاس بھیجدیا۔ اور ادھر کارروائی جلسہ جاری
رہی۔ اور بجز چند جوشیلے آہنگران کے جو فیصلہ
شرائط کے لئے باہر رہے۔ باقی رہے سب غیر احمدی
معہ بہت سے نو وارد غیر احمدیوں کے جو آکر باہر ہی ان
کے پاس ٹھہر گئے تھے۔ جلسہ گاہ میں پہونچ گئے۔
اور حاضرین کی تعداد پہلے سے دوچند ہو گئی۔ وہذا
من فضل ربی۔

مولوی صاحب کے بعد مخدومی مکرمی حضرت حافظ صاحب
کا لیکچر جامع وفات مسیح وصداقت مسیح موعود علیہ السلام
پر ہوا۔ آخر میں اس خاکسار نے عبداللہ آتھم اور احمد بیگ
اور لیکھرام والی پیشگوئی اور ثناء اللہ امرتسری
والی دعا پر روح القدس سے بھر کر تقریر کی۔ اور خدا
کے فضل سے سامعین کے ذہن نشین ہو گیا کہ حیات
ثنائی دلیل صداقت مسیحائی ہے۔ فللہ الحمد۔ اتنے
میں مباحثہ کی باہمی طے شدہ شرائط بدستخط فریقین و
تصدیق حاضرین و شہادت دو کس معزز غیر مسلم ہندو

شرائط مناظرہ

صاحبان مکمل ہو کر مجھے سنائے جانے کے واسطے
پہونچ گئیں۔ ساتھ ہی وہ چند غیر احمدی بھی جو شرائط
مناظرہ طے کر رہے تھے آگئے۔ شرائط مناظرہ جو حاضرین
جلسہ کو سنا دیئے۔ جنمیں سے ضروری شرائط یہ تھیں:۔

سنجاد دیگر ضروری شرائط کے دو
تین شرطیں یہ تھیں کہ (۱) مباحثہ
حیات وفات مسیح میں ہو گا (۲) نبوت مسیح موعود
علیہ السلام پر (۳) جلسہ ۱۱ مئی ۱۹۱۸ء سے شروع
ہو گا۔ (۴) بمقام باچھیوالہ ہو گا۔ (۵) کسی فریق کو
ان شرائط کی تبدیلی یا ترمیم کا حق نہیں ہو گا (۶) جو ایسا
کرے یا مباحثہ سے انکار وغیرہ یا تاریخ مقررہ پر حاضر
نہ ہو۔ وہ فریق ثانی کو پچاس روپیہ بطور ہرجانہ دیگا۔
وغیرہ وغیرہ۔ اصل شرائط مناظرہ چونکہ میرے پاس
نہیں ہیں۔ وہ اقلیم منشی عبداللہ صاحب سنوری کے
پاس ہیں۔ اسلئے زبانی یادداشت پر مبنی مندرجہ بالا
چند شرائط کا خلاصہ لکھدیا ہے۔ بعد سنانے شرائط
مناظرہ جلسہ مغرب تک جاری رہا۔ اور سامعین نے
خوب توجہ اور شوق سے سارے لیکچروں اور تقریروں
کو سنا۔ اور قریب نماز مغرب جلسہ بعد دعا بخیر و خوبی
ختم کیا گیا حاضرین کی تعداد دو ڈھائی سو کے قریب تھی جنمیں غیر احمدی زیادہ

اگلے دن ۲۷ مارچ کو چک رہٹ ضلع لدھیانہ
میں جلسہ تھا۔ جہاں ۲۷ کو گھوسٹ گڈہ سے روانہ
ہو کر بعد دوپہر پہونچ گئے۔ جس کی کارروائی اگلے نمبر
میں انشاء اللہ شایع ہو گی ٭

شکریہ احباب

ہمارا قیام اور جلسہ کا اہتمام جس
مکان میں ہوا۔ وہ خدا کے
فضل سے ایک مخلص احمدی نمبردار وہ مذکور کا عالیشان
نو تعمیر پختہ دیوان خانہ تھا۔ جسکے وسیع صحن میں جلسہ
کیا گیا۔ اللہ تعالےٰ اس دوست پر اس سے زیادہ
برکتیں نازل کرے۔ آمین ٭

بانی جلسہ منشی عبداللہ صاحب سنوری حضرۃ
مسیح موعود علیہ السلام کے سب سے پرانے خدام میں
سے ہیں۔ آپ کا بیعت کرنے میں چوتھا نمبر ہے
یعنی جب اشتہار بیعت حضرت اقدس نے جنوری ۱۸۸۹ء
میں اشاعت کیلئے شائع کیا تھا۔ تو مکرمی
منشی صاحب موصوف ان اوقات کے بیعت کرنے والوں
میں سے چوتھے سابع ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود
علیہ الصلوٰۃ والسلام کو منشی صاحب سے بہت محبت ہی
اور منشی صاحب بھی حضور علیہ السلام پر مال و جان سے
فدا تھے۔ اور اب بھی ان کے اخلاص کی یہ حالت ہے کہ
حضرت سیدنا نضل عمر خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ پر جان
فدا کرتے ہیں۔ اور خدا کے فضل سے آپ بڑے خوش قسمت
انسان ہیں۔ کہ آپ کا تمام خاندان زن و مرد و دختر و
فرزندان دودمان رسالت پر سچے دل سے قربان ہے
آپکے صاحبزادے منشی رحمت اللہ صاحب سررشتہ دار
سنگھوں سے اور منشی عبدالرحیم صاحب سنوری سے چل کر
شریک جلسہ ہوئے۔ اور جو مہمانداری ہماری منشی صاحب
اور ان کے صالح فرزندان اور ان کے اہل بیت نے کی۔
وہ ایسے اخلاص سے پُر تھی۔ کہ جنکو الفاظ میں ادا کرنا
ناممکن ہے۔ اور منشی صاحب کو تبلیغ کا اسقدر جوش ہے
کہ وہ گھر کے ملازموں تک کو اس نعمت اسلام سے
محروم نہیں رہنے دیتے۔ اور دلی خواہش سے ہر وقت
مسیح موعود علیہ السلام کے سلسلہ کی ترقی میں زور اور پورے
زور سے قدمے۔ سخنے کوشاں رہتے ہیں۔ ان کے اخلاص
کا ہی یہ نتیجہ ہے۔ کہ جس گاؤں غوث گڈہ میں وہ بسلسلہ
ملازمت ۳۱ سال سے بود و باش رکھتے ہیں۔ وہ گاؤں
قریباً تمام کا تمام احمدی ہے۔ الحمد للہ۔ یہی وہ منشی
صاحب ہیں۔ جنھوں نے امرتسری مولوی ثناء اللہ کے
گھر پر پہونچکر سرخی کے چھینٹوں والے کشف پر غلیظ
قسم موکد بعذاب اٹھائی تھی۔ جس سے مکفر مذکور فجعت
الذی کفر کا مصداق ہو گیا تھا۔ یہی وہ محترم منشی صاحب ہیں
جنکے پاس وہ کرتہ جسپر سرخی کے چھینٹے پڑے تھے۔ حضرت
مسیح موعود کا عطا کیا ہوا موجود ہے۔ یہی وہ منشی صاحب ہیں
جنکے مکان پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ
اور حضرت خلیفۃ ثانی ایدہ اللہ بنصرہ تشریف لے گئے ہے۔ مختصر یہ
کہ منشی صاحب ممدوح معہ اپنے خاندان کے احمدیت میں وہ
قابل رشک حالت پیدا کر چکے ہیں۔ جسکی آرزو ہر ایک احمدی مدت
سے کرتی چلی آئی ہے۔ خدا ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور انکو خوش رکھے۔ آمین +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تسہیل القرآن فی رمضان

(نوشتہ اکمل)

آٹھواں رکوع

۷۰۵۔ الّا۔ عہد۔ قسم۔ ہمسائیگت۔ قرابت۔

۷۰۶۔ اشتروا بایات اللہ۔ یہ بھی مشرکین ہی کا ذکر ہے کہ اللہ کے بڑے بڑے نشان دیکھتے ہیں۔ مگر پھر بھی دنیا کی طرف پڑے ہوئے ہیں ؛

۷۰۷۔ لا یرقبون فی مومن۔ نہیں نگہداشت کرتے کسی امن دینے والے اعتبار کرنے والے کے متعلق۔ پہلے خاص مسلمانوں کا ذکر کیا تھا۔ اب اس آیت میں بتایا۔ کہ یہ ہر معاہد سے ایسا ہی سلوک کرتے ہیں۔ یہ کرتے ہی توڑنے کے لئے ہیں ؛

۷۰۷۔ لا ایمان لھم۔ قسم۔ برکات نہیں کوئی طاقت نہیں۔ بھاگ جائینگے۔

نواں رکوع

۷۰۸۔ اجعلتم سقایۃ الحاج۔ مکہ کے غیر احمدیوں کی اب یہی حالت ہو گئی ہے۔ اور اتنی حیثیت ہے۔

(ب) ان آیات میں ان عذرات کا جواب دیا جا رہا ہے جو مشرکین کے متعلق بعض کی طرف سے کئے گئے۔ اور صاف فرما دیا۔ لا تتخذوا اٰباءکم و اخوانکم اولیاء اور ان کان اٰباؤکم الآیۃ ۱۰-۵ ختم

دسواں رکوع

(بعد از نماز عصر)

۷۰۹۔ اعجبتکم کثرتکم۔ منکرانہ قول کفار کا ہے جو انہوں نے نہ صرف مکہ کہا تھا کہ ہم مسلمانوں کے ساتھ آملے ہیں۔ اب کوئی فکر نہیں۔ لیکن خدا نے بتا دیا۔ کہ تم کچھ بھی نہیں ؛

۷۱۰۔ قاتلوا الذین لا یؤمنون باللہ۔ بظاہر الفاظ معلوم ہوتا ہے۔ کہ تمام عیسائیوں سے جنگ کا حکم ہے۔ مگر ایسا سمجھنا صحیح نہیں۔ کیونکہ دوسرے مقام پر ایک اصل کے طور پر بتا دیا۔ قاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم۔ یہاں صرف یہ بتایا۔ کہ تمہارے موجودہ مخالف تمہارے مذہب کو ملیا میٹ کرنا چاہتے ہیں۔ یہ جنگ کسی سیاسی وجہ کی بناء پر نہیں۔ پس تمہارا مذہب خطرہ میں ہے۔ اسلئے زور سے حملہ کرو۔ (صحابہ کرام کو خطاب ہے)

گیارہواں رکوع

۷۱۱۔ یضاھون قول الذین کفروا۔ تیرھویں صدی ہجری کے ابتداء میں یہ تحقیقات یورپ میں شروع ہوئی ہے۔ کہ آیا عقیدہ ابنیت و الوہیت مسیح و تثلیث بت پرستوں کی نقل میں ہے۔ خدا تعالےٰ نے پہلے ہی فرما دیا ؛

۷۱۲۔ انما النسیٓء۔ ایک سال میں کبیسہ بنا کہ اب کے سال محرم نہیں ۱۱ ماہ۔ دوسرے سال ۱۳ ماہ کر دینے۔ مفسرین نے کئی صورتیں بیان کی ہیں۔ مگر مذکورہ بالا قرآن سے ثابت ہوتی ہے ؛

بارہواں رکوع

۷۱۳۔ ثانی اثنین۔ بعض لوگوں نے اعتراض کیا ہے کہ دو میں سے دوسرا کیا ہوا وہ دوسرا ہی ہونا تھا یہ تو عربی زبان کا محاورہ ہے۔ اسکے معنے ہیں دو میں سے ایک۔ اور یہاں یہ بتانا مقصود ہے کہ اب تو اسکے ساتھ ایک جماعت ہے۔ اسوقت یہی اللہ نے مدد کی۔ جب صرف دو آدمی تھے ؛

۷۱۴۔ لا تحزن۔ شیعہ کہتے ہیں کہ دیکھو ابوبکر کی بزدلی سے جان نکل رہی تھی۔ حالانکہ ان کا یہ فقرہ اذا انا مت فانا رجل واحد و اذا امت فھلکت الامۃ والدین گواہ ہے۔ کہ وہ تو دین کا غم کھا رہے تھے۔ پھر سارا ہی بتا رہا ہے۔ کہ جو بھی حالت تھی۔ اسمیں دونو شریک تھے ؛

۷۱۵۔ کلمۃ الذین کفروا۔ کافروں کی تدبیریں۔

۷۱۶۔ خفافا و ثقالا۔ پیادہ ہو یا سوار (۲) سوار و پیادہ (۳) جماعت جماعت فرداً فرداً (۴) فقیر و غنی (۵) جوان و بوڑھا (۶) دبلا پتلا۔ موٹا بھدا (۷) دل چاہتا ہے یا نہیں چاہتا (۸) بغیر ہتھیار یا مسلح ؛

۷۱۷۔ عرضا قریبا۔ دنیا کا مال۔ قریب النتائج ہوتا۔ معلوم ہوا۔ اسلامی جنگیں مال کے لئے نہیں ہوتی تھیں۔ جبھی تو صاف کہہ دیا۔

تیرھواں رکوع

۷۱۸۔ عفا اللہ عنک۔ اللہ تجھ پر رحم کرے۔ یہ پیار کا کلام ہے۔ جھاڑ نہیں۔ جس کا مفسرین کو شوق رہتا ہے۔ فرمایا تم نے اذن دیا۔ اور اپنے رستے میں مشکلیں پیدا کر لیں۔ بچہ تکلیف میں ہو تو ماں باپ اس طرح کے کلمات پیار کے بولتے ہیں۔ خدا نے اذن دینے سے منع نہیں کیا تھا۔ بلکہ اذن دیا تھا۔ اس کے مطابق رسول کریم نے اجازت دی۔ اس سے مشکلات بڑھیں تو فرمایا خدا تیرے لئے سہولتیں پیدا کر دے۔

۷۱۹۔ لو خرجوا فیکم۔ بعینہٖ یہی حالت آج کل پیغامیوں کی ہے۔ یہ جماعت احمدیہ میں مخبوط الحواسوں کی طرح فتنہ ڈالنے کے لئے دوڑتے پھرتے ہیں لیکن اندر بھی مرکز میں رکھتے ہیں ؛

۷۲۰۔ ان تصبک حسنۃ۔ پیغامیوں کو جب خبر پہنچتی ہے۔ کہ کسی دوسرے علاقہ میں احمدی جماعت قائم ہوئی ہے تو خوش آجاتا ہے۔ اور جب کوئی مقدمہ ہو۔ تو کہتے تھے ہیں۔ دیکھو ہم نہ کہتے تھے۔ کافر کہنے کا نتیجہ برا ہو گا۔ دیکھو کیسے پھنسے۔

۷۲۱۔ قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا۔ آخر ہمارا انجام وہی ہو گا۔ جو خدا نے مقدر کیا ہے یعنی فتح ہو گی اور فتح مومنوں کے لئے وہ لکھ چکا ہے۔ یہاں جبر کا مسئلہ نہیں۔ بلکہ وہ تو کہتے ہیں کہ اللہ ہمارا مولیٰ ہے اس نے جو کچھ ہمارے لئے لکھا ہے (فتح) وہی ہمیں پہونچیگا ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۷۲۴ - لکل وعدی الحسنین - منافق ایک بات کا انتظار کرتے ہیں - خدا نے حسنین کا لفظ لاکر بتا دیا ہے کہ جو بھی ہو وہ بہر حال مسلمانوں کے لئے حسن ہے فتحمند ہو دنیا میں یا کفار سے شہید ہو کر جنت پائیں ؛

۷۲۴ - ما منعھم - نہیں محروم کیا ان کو - ان تقبل سے مراد روحانی قبولیت ہے - (ورنہ رسول اللہ تو لے لیتے تھے) (۲) کس بات نے محروم کیا ہے - ان کے تعلقات کے قبول ہونے کو صرف کفر نے - یعنے یہ منافق دیتے ہی نہیں - قبول کیا ہو؟ ؛

۷۲۴ - فلا تعجبك - تم کو تعجب میں نہ ڈالے - یہی سمجھ نہیں - لالچ میں ڈالے - بعض مفسرین نے سمجھ کر کے بے ادبی کی ہے - افسوس مفسرین پر -

چودھواں رکوع

۷۲۵ - اذن خیر لکم - بے شک سنتا ہے - مگر تمہاری بہتری کی باتیں وہ کیا؟ اللہ کی سنتا ہے اور مانتا ہے ؛

۷۲۶ - واللہ ورسولہ احق ان یرضوہ - خواجہ کمال الدین کی لکچر کی تعریف کردی - تو خوش ہو گئے - اور کہنے لگے یہ تو احمدی ہے - فرمایا مومنین کا یہ طریق نہیں - اگر ان لوگوں کے دلوں میں کچھ نیکی ہتی تو بہتر تھا کہ خدا اور اسکے مسیح کو خوش کرتے - اس کی تعریف کرتے -

۷۲۷ - مسودۃ تنبئھم - یہ استہزاءً کہتے تھے - کہ دیکھنا بھائی کہ کوئی الہام نہ ہو جائے - جیسا کہ آجکل کہتے ہیں - پیغامی بھی کہتے ہیں - ہم پر کوئی الہام نہ چسپاں کر دیا جائے -

۷۲۸ - لیقولن انما کنا نخوض ونلعب - ایک دفعہ انجمن پیغام والوں سے میرا کچھ اختلاف ہوا - اسمیں میں نے یہ بھی کہا - کہ تم حضرت مولوی صاحب کی صحبت میں بیٹھا کرو - کچھ سیکھا کرو - خواجہ نے کہا وہ دن گئے - جب ہم سیکھنے کے لئے آیا کرتے تھے - میں نے سب کچھ حضرت مولوی صاحب کو پہنچا دیا - جب حضرت خلیفہ اول نے یہ سنا تو کہنے لگے - میاں صاحب یہ بھی ناراض ہو گئے کنا نخوض ونلعب (۷ بجکر ۱۰ منٹ)

۲۰ - جولائی ۱۹۱۷ء

پندرھواں رکوع

۷۲۹ - نسوا اللہ - انہوں نے اللہ کو ترک دیا - تو خدا نے انہیں چھوڑ دیا (۲) جو جرم ہو عربی میں اسکی سزا کے لئے وہی لفظ بولا جاتا ہے ؛

۷۳۰ - لھم عذاب ہی نہیں - خدا کی ناراضی سب سے بڑا جہنم ان کے لئے ہے -

۷۳۱ - وعد اللہ المومنین والمومنات - اس آیت میں ان معترضوں کا جواب بھی ہے - جو کہتے ہیں کہ اسلام میں عورت کی کوئی پوزیشن نہیں - اور انہیں روح نہیں سمجھی جاتی (۲) کہا جاتا ہے کہ نیک اعمال انعام کی خاطر کرنا ایک ادنیٰ جذبہ اخلاق ہے - خدا تعالیٰ نے یہاں فرمایا - کہ جنت ہی اصل مقصود نہیں - بلکہ اللہ کی رضا اس سے بھی بڑھکر ہے - اعمال میں مال و دولت و جاہ مقصود نہ ہو - بلکہ محض رضاء الٰہی ؛

سولھواں رکوع

۷۳۲ - جاھد الکفار والمنافقین - یہاں کفار سے مراد منافق ہی ہے - صرف دو شقیں بیان کرنے کے لئے اور یہ جتانے کے لئے کہ منافق ہی کافر ہی ہوتے ہیں - دونوں صفات بیان کیں - سختی کا حکم ایک خاص شریر گروہ کے مقابل میں ہے جو سیاسی طور سے بھی سزا کے مستحق ہو چکے تھے -

(ب) جو لوگ کہتے ہیں کہ اسلام بہ جبر پھیلایا گیا - وہ غور کریں کہ یہ اس فریق کے بارے میں حکم ہے - جو زبان سے دعوئی اسلام کرتا ہے -

۷۳۳ - وھموا بما لم ینالوا - خلیفہ اول اس آیت کو شیعہ کے مقابلہ میں پیش کرتے تھے - اگر ابوبکر و عمر نے خلافت کی خواہش کی - تو اسے پالیا - پس وہ منافق نہیں ہو سکتے ؛

۷۳۴ - (ب) اگر میں خلافت کی خواہش رکھتا تھا جیسا کہ وہ خلافت کے مٹانے کے درپے تھے - تو اب نتیجہ بتاتا ہے کہ میں منافق نہیں - البتہ وہ ہیں - جو ہموا بما لم ینالوا ہوئے اور خلافت مٹا نہ سکے -

مولوی سرور شاہ صاحب قسمیہ بیان کر سکتے ہیں کہ میں نے ان سے بارہا کہا - کہ جماعت کو فتنہ اور اختلاف سے بچانے کے لئے یہ کرنا چاہیئے کہ انہی (پیغام والوں) سے کسی کی بیعت کر لیجائے - مگر مولوی سرور شاہ صاحب کہتے تھے - کہ عقائد میں ان کا اختلاف ہے - تو ہم کس طرح بیعت کرینگے - تو میں نے کہا چلے ہو - مگر جماعت میں تفرقہ تو نہ ہو گا - اس کا انتظام انہیں سے کسی ایک کے ماتحت رہنے گا - مولوی محمد علی صاحب سے بھی میں نے یہی کہا مجھے تعجب لوگوں نے پکڑ کر بیعت لینے پر مجبور کیا تو مجھے تو بیعت کے لفظ نہیں آتے تھے - مولوی سرور شاہ صاحب بتاتے گئے اور میں کہتا گیا ؛

۷۳۵ - سبعین مرۃ - یہ عرب میں محاورہ ہے، جیسے ہمارے ملک میں سو بار کا محاورہ ہے - مطلب یہ کتنی دفعہ کرو (ب) یہ بھی معلوم ہوا کہ نبیوں کی سب دعائیں قبول نہیں ہوتیں

تیرھواں رکوع

۷۳۶ - خلاف رسول اللہ - رسول اللہ کی مخالفت کی وجہ سے - کیونکہ مومن کی تو جان گھل جاتی ہے - اس غم سے کہ خدا کا رسول گیا اور ہم نہیں گئے (۲) رسول اللہ کے بعد

۷۳۷ - فلیضحکوا قلیلاً - امر کی صورت میں خبر بیان کیا ہے یہ بتانے کے لئے ضرور ایسا ہی ہو گا - منافقین آئندہ تھوڑا سا ہنسینگے اور روئینگے بہت - یعنے منافقوں پر غضب آیا چاہتا ہے

۷۳۸ - فاقعدوا مع الخالفین - خالفین کے معنے احمق بھی ہوتے ہیں ؛

۷۳۹ - فلا تعجبك - حیرت میں ڈال دے تجھ کو ؛

۷۴۰ - ان یعذبھم - انہی منافقوں کی اولاد بڑی مخلص مسلمان ہوئی ان کے کمائے ہوئے مال اسلام کے کام آئے اور ان کو تکلیف ہوئی - اور مرتے ہوئے یہ بھی خیال ہو کہ ہماری اولاد تو ہمارا جنازہ بھی نہ پڑھیگی ؛

۷۴۱ - الخوالف - خالفہ کی جمع وہ رجل جس میں کوئی بھلائی نہ ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لم یتق والا مقدمہ

۲ - اپریل ۱۹۱۸ء کو جیسا کہ گذشتہ پرچہ میں لکھا گیا تھا وہ مقدمہ جو فاروق کے قاضی لم یتق والے مضمون پر ولایت علی ناظم مقیم گورداسپور نے خاکسار ایڈیٹر فاروق پر زیر دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند دائر کیا تھا سرسری تحقیقات کے لئے عدالت تحصیلدار صاحب بٹالہ میں پیش ہوا۔ ولایت علی مستغیث اور گواہان استغاثہ کا بیان ہوا۔ خاکسار ایڈیٹر فاروق معہ مولوی فضل الدین صاحب وکیل کے پیش ہوا۔ تحصیلدار صاحب نے فرمایا کہ استغاثہ تو کچھ مفصل نہیں۔ لیکن مستغیث کے بیان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مستغیث کو فاروق مورخہ ۱۰ جنوری ۱۸ء میں مشکوت بابو اور اسکے بھائی کو لم یتق کہا گیا ہے اسلئے تمام لوگ اسکو مشکوت بابو اور اسکے بھائی کو قاضی لم یتق کہتے ہیں۔ اور یہ ان کی چڑ ہو گئی ہے۔ جس سے مستغیث اور اسکے بھائی کی توہین ہوتی ہے۔ اس کے متعلق تمہارا کیا جواب ہے۔ مستغیث کہتا ہے کہ مشکوت کے معنے ہیں شکایت کیا گیا۔ اور برا۔ خاکسار ایڈیٹر فاروق کی طرف سے مولوی فضل الدین صاحب وکیل مستغاث علیہ نے مندرجہ ذیل بیان دیا ؛

بیان مستغاث علیہ

مشکوت لفظ جو اخبار میں درج ہے اسکی تشریح اسی پرچہ کے حاشیہ میں موجود ہے کہ جب اس شخص نے جس کا ذکر مشکوت بابو کے نام سے کیا گیا ہے سنا کہ "لم یتق کہنے پر اعتراض ہے تو فرمانے لگے وہ ذرا مشکوت (مشکوۃ المصابیح) دیکھ لیں۔ اسمیں یہ حدیث ہے" اصل لفظ مشکوۃ المصابیح ہے اس شخص نے جس کا اخبار میں ذکر ہے۔ گویا مشکوت پڑھا ہے۔ مشکوۃ المصابیح ایک کتاب کا نام ہے۔ پڑھنے والے نے بوجہ عدم واقفیت عربی کے مشکوت پڑھا۔ اس کتاب میں لم یتق کا لفظ آیا ہے۔ جسپر اس شخص کو جس کا اخبار میں ذکر ہے۔ اس لفظ کے تلفظ میں اعتراض ہے اور اس نے کہا یہ لفظ لم یتق زبر سے نہیں۔ پیش سے لم یتق ہے۔ چونکہ مشکوۃ کو غلطی سے مشکوت کہا۔ اسلئے ہم نے اس لفظی رعایت سے مشکوت بابو کے نام سے پکارا۔ لیکن اسکا مستغیث کی طرف اشارہ نہیں۔ اور نزاع سے پہلے مستغیث کو مستغاث علیہ نے دیکھا اور تعارف سے (اسپر مستغیث بول پڑا کہ مستغاث علیہ چونکہ دیہاتی سے تھوڑے دن ہوئے کہ آیا ہے۔ وہ مجھے نہیں جانتا۔ لیکن قادیان کے سب باشندے تو مجھے جانتے ہیں) مشکوت سے مجھے شکایت کیا گیا یا یہ مستغیث نے کہے ہیں۔ وہ غلط ہیں مشکوت لفظ ہی غلط ہے۔ اسکے کچھ معنے نہیں ؛

سوال مستغیث ۔ اگر مشکوت بابو مستغیث کو نہیں کہا تو پھر کس کو کہا ہے ؟

جواب ۔ جس نے مشکوۃ المصابیح کو مشکوت پڑھا جیسا کہ حاشیہ میں درج ہے۔ اسکو کہا ہے۔

سوال مستغیث ۔ وہ کون ہے ؟

جواب ۔ جس نے لم یتق کو لم یتق بتایا۔

عدالت نے کہا کہ یہ مستغیث کا فرض ہے کہ وہ اپنے دعوی کا ثبوت پیش کرے نہ کہ مستغاث علیہ بتائے کہ مشکوت بابو کس کو کہا ہے۔ پس تم دو باتوں کا ثبوت دو (۱) مشکوت بابو تم کو کہا گیا ہے (۲) اسکے معنے ہتک آمیز ہیں۔ اسپر مستغیث نے تین گواہ گذارے۔ اور پہلا گواہ اپنا حقیقی بھائی پیش کیا۔ جس نے یہ بیان دیا ؛

بیان عنایت اللہ گواہ مستغیث

میں عربی جانتا ہوں۔ ۲۴ - ۲۵ نومبر کو قادیان انجمن اسلامیہ (غیر احمدیوں) کا جلسہ ہوا۔ اس کا میں سکرٹری تھا۔ مجھے مونگیر سے اشتہارات آئے تھے بذریعہ وی پی۔ ہمنے جلسہ میں تقسیم کئے۔ جو مرزا صاحب کے خلافت تھے۔ پھر ۲۶ - ۲۷ دسمبر ۱۹۱۷ء کے سالانہ جلسہ احمدیان میں تقسیم کئے گئے۔ میں نے اور میرے بھائی ولایت علی نے اور دیگر لوگوں نے بھی تقسیم کئے تھے۔ وہ اشتہارات جس کا نمونہ شامل مثل ہے۔ کئی قسم کے اشتہارات تھے۔ میں مستغیث کا حقیقی بھائی ہوں۔ اخبار ۱۰ جنوری ۱۹۱۸ء کے نکلنے کے بعد لوگ مجھکو لم یتق اور میرے بھائی کو مشکوت بابو کے نام سے پکارنے لگے جس سے ہماری ہتک ہوئی۔

لم کے معنے نہیں اور یتق کے معنے بقا کے ہیں میں عربی زبان کا ماہر نہیں ہوں۔ اخبار میں لم یتق کا اشارہ میری طرف ہے۔ اور مشکوت بابو کا اشارہ مستغیث کی طرف ہے۔ میں مشکوت کے معنے نہیں جانتا۔ بسوال عدالت مستغاث علیہ کہا کہ :

یہ اشتہار جو مسل میں شامل ہیں۔ میں نے تقسیم کرنے کو دئے تھے (غیر احمدیوں کے) جلسہ انجمن اسلامیہ کا میں بھی کارکن تھا۔ اور لوگ بھی تھے ؛

لم یتق اور مشکوت لوگوں نے ہماری چڑ ڈال لی ہے۔ سب ہم کو لم یتق اور مشکوت بابو کہتے ہیں۔ جس سے ہماری ہتک ہوتی ہے۔ میں نہیں جانتا کہ مجھے لم یتق کس وجہ سے کہا گیا ہے ؛

بیان مہر الدین گواہ مستغیث

میں نے اشتہار آمدہ از مونگیر جلسہ انجمن اسلامیہ قادیان میں تقسیم کئے تھے۔ پھر یہ اشتہار جو مسل میں شامل ہیں۔ انجمن احمدیہ کے جلسہ میں بھی تقسیم کئے تھے۔ قاضی عنایت اللہ اور ولایت علی نے بھی تقسیم کئے تھے۔ میں انجمن اسلامیہ کے جلسہ کا اسسٹنٹ سکرٹری تھا۔ ہمارے جلسہ کے بعد لوگوں نے قاضی عنایت اللہ کا لم یتق نام رکھا۔ اور قاضی ولایت علی کا مشکوت بابو بسوال عدالت کہا کہ قریباً ایک سال کا عرصہ گذرا۔ جو قاضی عنایت اللہ نے احمدیوں سے مباحثہ کیا تھا۔ اس میں عنایت اللہ کے منہ سے لم یتق نکل گیا۔ حالانکہ صحیح لفظ لم یتق تھا۔ اسواسطے ان کی چڑ ہو گئی۔ مستغیث کو معلوم نہیں۔ مشکوت کیوں کہا گیا۔ میں مشکوت کے معنے نہیں جانتا۔ ایک اشتہار "مسیح قادیانی کا جھوٹ" بھی تقسیم کیا تھا۔ جو مسل میں شامل نہیں۔ بسوال دیگر مستغاث علیہ کہا کہ مجھے کسی آدمی کا نام معلوم نہیں جن کو اشتہار دئے تھے۔ جلسہ میں بہت آدمی تھے جن کو دئے تھے۔ یہ اشتہارات قاضی عنایت اللہ کے نام آئے تھے۔ جو برادر مستغیث ہے۔ اس نے ہی مجھے اور ولایت علی کو تقسیم کرنے کو دیئے تھے۔ یہ اشتہار مونگیر سے ۲۰ نومبر میں بلا طلب آئے تھے۔ بلا قیمت آئے تھے۔ کچھ وی پی کے پیسے دئے تھے۔ ایک ہی تاریخ میں یہ اشتہار تقسیم کئے تھے۔ جلسہ اسلامیہ کے منتظم یہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیان فتح الدین گواہ مستغیث

تینوں بھائی تھے۔ اور باوجود اسکے بھی بعض لوگ منتظم مقرر ہوئے تھے۔ کبھی منتظم تھے۔ میں بھی کارکن تھا۔

قاضی عنایت اللہ کو لمبی اور ولایت علی کو شکوت بابو لوگ کہتے ہیں۔ یہ انکی جڑ ہو گئی ہے معلوم نہیں۔ کیوں یہ ان کے نام پکارے جاتے ہیں۔ لوگ ان کو بڑی حقارت سے دیکھنے لگے ہیں۔ قادیان کے جلسا سلامیہ میں مستغیث شاہد اسکے برادران کے سوا اور لوگ بھی منتظم تھے۔

بسوال وکیل مستغیث علیہ کہا کہ مستغیث قادیان میں بھی رہتا ہے۔ اور گورداسپور میں بھی جہاں وکیل کا ایجنٹ ہے۔ میں کبھی خاص آدمی کا نام نہیں بتا سکتا جس نے مستغیث یا اسکے بھائی کو ان ناموں سے پکارا ہو۔ مجھے معلوم نہیں کہ کیوں ایسا پکارتے ہیں۔ پہلے ان کی احمدیوں سے کوئی عداوت نہیں۔ مستغیث کبھی کبھی قادیان میں بھی آتا ہے۔

اسکے بعد تحصیلدار صاحب نے اجازت دی کہ فریقین رخصت۔ ہم چلے آئے۔ اب عدالت ٹالہ سے رپورٹ ہو کر مجسٹریٹ علاقہ کی خدمت میں گورداسپور مقدمہ جائیگا۔ جہاں سے آخری فیصلہ مقدمہ کا ہونا ہے ابھی تک گورداسپور سے کوئی اطلاع نہیں آئی ٭

بجے رام (قادیانی آریہ) کو جواب

(اس سوال کا جو آریہ گزٹ میں چھپا ہے)

معلوم ہوتا ہے کہ افیون کا ٹھیکہ لینے سے بھی انسان فاتر العقل ہو جاتا ہے۔ خود ہی سوال خود ہی اس کی تردید اور پھر دنیا بھر کے احمدیوں کو چیلنج۔ سنو! ہمارا مذہب پیدائش عالم کے بارے میں یہ ہے کہ دنیا باعتبار اپنی نوع کے قدیم ہے۔ اور باعتبار تشخصیت کے حادث۔ اس آدم (جسے چھ ہزار سال ہوئے) سے پہلے کوئی آدم تھا۔ یا کوئی اور مخلوق تھی۔ اس سے ہمیں کچھ بحث نہیں۔ ہم صرف یہ کہتے ہیں کہ مخلوق تھی اور جب سے انسان پیدا ہوا۔ اس کی ہدایت کے لئے کلام الٰہی ان کی حالت کے مطابق نازل ہوتا رہا۔ قرآن شریف کے نازل ہوئے صرف تیرہ سو چھیالیس سال گذرے ہیں۔ اس سے پہلے انسانوں کی تکمیل اس حد تک مکمل نہ تھی کہ ان کے لئے قرآن مجید ایسی مکمل و جامع کتاب نازل ہوتی۔ بچپن میں بچپن کے کپڑے پہنے جاتے ہیں۔ اور چالیس سال کی عمر میں اسکے مناسب حال۔ نہیں کہہ سکتے کہ بچپن کے کپڑے ناقص یا غیر مکمل ہیں۔ وہ اس حالت کے مطابق مکمل ہیں۔ اسی طرح الہام الٰہی جب بھی ہوا ضرورت کے مطابق اور مکمل ہوا لیکن جب دنیا میں انسانی تمدن و معاشرت کامل ہو گئے۔ تو کتاب بھی مکمل نازل ہوئی۔ یہ دنیا یقیناً فنا ہو جائیگی۔ اور اسکے بعد خدا تعالےٰ جیسی مخلوق چاہے گا۔ پیدا کرے گا۔ اور ان کی ہدایت کے لئے بھی اس کے پاس کمی نہیں۔ پیغمبروں کے زیادہ یا کم ہونے سے کوئی فتور لازم نہیں آتا کیونکہ ان کا بھیجنے والا "ایک" ہی ہے۔ جو ضرورت حقہ کے مطابق بھیجتا ہے۔ پس خدا کی نظر میں ایمان کے لحاظ سے وہ جو صرف حضرت نوحؑ پر ایمان لائے اور ہم جو ایک لاکھ چوبیس ہزار کم و بیش انبیاء پر ایمان لانے والے ہیں۔ برابر ہیں۔ کیونکہ مقصود حکم کا ماننا ہے۔ نہ کہ اُن لوگوں کی تعداد کا ماننا جنکے ذریعہ وہ حکم پہنچا۔ ابھی تھوڑا عرصہ گذرتا ہے۔ کہ خدا کے احکام پہنچانے والا تمہارے اسی شہر میں مبعوث ہوا۔ صلے اللہ علیہ وآلہ۔ (نامہ نگار)

احمدیان سمبڑیال

ملک حسن محمد خان صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ سمبڑیال السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سمبڑیال کو توجہ دلاتے ہیں۔ جمیع ممبران انجمن احمدیہ سمبڑیال و متعلقین انجمن سمبڑیال کی خدمت بابرکات میں التماس ہے کہ حضرت امیر المومنین فضل عمر خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی اس مبارک صدا پر جو "ارشاد شملہ" کے عنوان سے آپ صاحبان کے گوش گذار ہوئی تھی۔ اور جس پر اجابت نے لبیک و سعدیک کہتے ہوئے وعدے فرمائے تھے۔ ان وعدوں کو جلد پورا کر کے ثواب دارین حاصل فرماویں اور جلد سے جلد وہ رقوم سکرٹری کے پاس ارسال کر دیں تاکہ قادیان روانہ کر دیجاوے ٭

خزینہ فضل اکسیر جنین چشمہ حیات

یعنی

تریاقی گولیاں

کیا آپ پیارے بچے چاہتے ہیں۔ ہم نے محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے بھی ہمدردی اور ایمانداری کے ساتھ اس نہایت عاقل اور بیدار مغز اور خیر خواہ خلق اللہ حضرت حکیم المانۃ مولانا مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضؓ کا وہ مجرب المجرب نسخہ کمال محنت سے طیار کیا گیا ہے۔ جس سے کئی گھر محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے بھرے ہوئے ہیں۔ جو پیارے بچوں سے خالی تھے۔ وہ گھر جو اسقاط حمل کی بیماری یعنے ٹھہرا کی بیماری کا نشانہ بن چکے تھے جن کی اولاد پیدا ہوتے ہی داغ مفارقت دیکر ۰ دار البقائے لیعنی تھی۔ جنکے حمل قبل از وقت ضائع ہو جایا کرتے تھے یا مردہ پیدا ہوتے تھے۔ اور والدین کے کلیجے صدمے سہتے سہتے مایوس اور نا امید ہو چکے تھے محض خدا کے فضل سے تریاقی گولیوں کے استعمال سے کئی اشخاص بامراد ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ آپ بھی ناامید نہ ہوں۔ خدا پر بھروسہ رکھو۔ اور تریاقی گولیوں کو استعمال کراؤ۔ اور پیارے بچوں کی میٹھی میٹھی باتیں سُنکر خدا کا شکر کرو۔ اور موجد کے لئے دعا فرماویں۔ قیمت بلحاظ محنت اور فوائد کے بہت ہی کم رکھی گئی ہے۔ تاکہ سب فائدہ اٹھائیں۔ قیمت فیتولہ ۳ روپے

اصلی مُمیرا اور ممیرے کا سرمہ

تمام امراض چشم یعنے دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ ککرے ضعف بصر کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت فی تولہ تین ۳ روپے (۳)

المشتہر

نظام جان و عبد الرحمن کاغانی۔ قادیان (گورداسپور)

(باہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر انصار الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر ایم قاسم علی پبلشر نے شائع کیا)